



پارل ساسیٹیا کا ای سی نیٹو ٹیلور س

ننالی روڈ ریگیٹ، ستمبر ۲۲، ۲۰۰۵ کو ہیوسٹن ایریا خالی کرنے سے پہلے پسادینا، ٹکساس کے ایک اسٹور میں۔ ہریکین ریٹا کی آمد سے پہلے لوگوں نے علاقہ خالی کرنا شروع کر دیا تھا۔

جانتی کہ وہ کون ہے اور پانی کیوں تقسیم کر رہا ہے لیکن ایک گداگر کی طرح میں نے اس سے ایک بوتل پانی کے لئے بے ساختہ ہاتھ پھیلا دئے۔

۲.۰۰ رات

اسٹور پر، میں نے پانی اور ناشتے کا ذخیرہ کر لیا۔ فون کو بھی چارج کر لیا۔ اب میں پھر سڑک پر تھی۔ شاہراہ کی طرح سیل فون نٹ ورک بھی بھیڑ بھاڑ کا شکار ہے لیکن کسی طرح میں اپنے خاندان سے رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہوں۔ خوش قسمت کہ میرا ایک رفیق کار مجھے فون کرتا اور ایک متبادل راستہ اختیار کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ یہ رہنمائی بروقت ملی اور میں نے وہ راہ فوراً پکڑ لی۔ گذشتہ ۱۵ گھنٹوں کے بعد پہلی بار میں نے ایبکسی لیٹر کا استعمال کیا۔

۱۱.۰۰ رات

میں نے آدھا راستہ طے کر لیا ہے۔ ہیوسٹن سے اس قدر مسافت طے کرنے میں عموماً ۹۰ منٹ لگتے ہیں۔ یہ سفر بھی مشرق کو جانے والی شاہراہ کارہین منٹ ہے جس پر چل کر میں اتنا راستہ طے کر سکی۔ لیکن مجھے ۱۳ سے ۱۵ گھنٹوں تک کا سفر اور طے کرنا ہے۔

اس درمیان میرے والدین مجھ سے ملنے کے لئے آسٹن سے نکل چکے ہیں۔ ان کے ہمراہ گیسولین بھی ہے اور ایک ڈرائیور بھی جو میری جگہ لے سکے۔ ہم لوگوں کے مابین ٹیلی فون سے رابطہ تو قائم نہیں ہو سکا لیکن میں نے اپنے ایک پیچیرے بھائی کے ذریعہ یہ پیغام دے دیا ہے کہ ہم لوگ میک ڈونلڈز پر ملاقات کر رہے ہیں۔ میں نہیں جانتی کہ راہ میں کوئی میک ڈونلڈز ہے بھی یا نہیں اور اگر ہے تو اس کا جائے وقوع کیا ہے۔ لیکن جب میں وہاں پہنچی تو میں نے انھیں راستے کے کنارے بے صبری سے میرا انتظار کرتے ہوئے پایا۔ میری والدہ نے قریب کے ایک ہوٹل مالک سے جان پچان کر لی ہے کیونکہ دونوں گجراتی ہیں۔ حالانکہ ان کا ہوٹل بھرا ہوا ہے تاہم وہ ہم کو جگہ دینے کے خواہش مند ہیں۔ بالآخر ہم آگے بڑھنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ہماری کار ایک دوسری کار کو کھینچ رہی ہے۔ بہت سے لوگ مارے مارے پھر رہے ہیں۔ انھیں لوگوں کی طرح دو مسافر آتے ہیں جن کے پاس نڈو ٹو گیس ہے اور نہ ہی کھانے کی کوئی چیز ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ مقامی اسٹورز خالی ہو چکے ہیں۔ ہم انھیں والد محترم کی لائی ہوئی گیسولین کی آدھی مقدار دے دیتے ہیں اور آدھی اپنی ضرورت کے لئے رکھ لیتے ہیں۔

ستمبر ۲۲، ۴ بجے صبح

ہیوسٹن سے چل کر، آسٹن میں واقع اپنے والدین کے گھر پہنچنے میں کم و بیش ۳۰ گھنٹے صرف ہوئے۔

ستمبر ۲۳

زمرہ ۳ طوفان کی شکل میں ریٹا، ٹکساس۔ لوئی زیا ناسرحد کے قریب، ہیوسٹن کے مشرق اور شمالی علاقوں میں برپا ہوا۔ تاہم شہر چھوڑنے والوں کو واپس آنے کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ گیس اسٹیشنوں کو ابھی تک پُر نہیں کیا گیا ہے۔ ہیوسٹن جانے والے راستوں کے تمام ریستوران خالی ہو کر بند پڑے ہیں۔ ہیوسٹن کا ایک حصہ بجلی سے محروم ہے۔ بہت سے لوگ اپنی پناہ گاہوں کو جلد از جلد چھوڑ کر اپنے گھروں کو لوٹنا چاہتے ہیں تاکہ نقصانات کا اندازہ کر سکیں۔ ہم میں سے کچھ اس لئے خائف ہیں کہ مبادا واپسی میں پھر ایسا اڈا ہام کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ سب لوگ فوراً ہی لوٹیں گے۔ اس بار میرے والدین کا ایک منصوبہ پیش کیا ہے جس میں اس امر کو ملحوظ نگاہ رکھا گیا ہے کہ آپ ہیوسٹن کے کس حصے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس درمیان میں، میں آسٹن سے کام کرتی رہی اور ایک ہفتے بعد ہیوسٹن لوٹی۔ □

مصنفہ کے بارے میں: شیتل بیغا، ہیوسٹن، ٹکساس مقیم ایک مصنفہ ہیں۔

آگے بڑھتے جانے کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔ سرکاری طور پر، ہیوسٹن ابھی تک معرض خطر ہے۔ شاہراہ کی دوسری جانب ہیوسٹن اور ساحل سمندر کی جانب فزائے بھرتی ہوئی کاروں کا منظر پاگل بنانے کے لئے کافی ہے۔ سپاٹ شاہراہ۔ اور ہم ہیں کہ شاہراہ پر لاتعداد گھنٹے گزار چکے ہیں۔ صبح کے وقت ہی کچھ دیر بعد، شہر کی انتظامیہ نے ایک ”فقید المثل“ ٹریفک منصوبے کا اعلان کیا جس میں ہیوسٹن جانے والی شاہراہ کو بھی مخالف سمت میں جانے والوں کے لئے کھول دیا گیا تھا تاکہ مغرب کی جانب رواں دواں اڈا ہام کو کم کیا جاسکے۔ پہلی بار کچھ راحت کا احساس ہوا۔ بد قسمتی سے، وسطی ریبلٹوں اور باڑوں کو ہٹانے اور ٹریفک کی سمت کو بحفاظت تمام بدلنے کے لئے جس افرادی قوت اور جن وسائل کی ضرورت تھی، ان کی فراہمی میں متوقع وقت سے زیادہ وقت لگ گیا۔

دو پھر

تقریباً ۱۵ گھنٹوں کے بعد بھی میں ہیوسٹن سے محض ۳۰ میل دور ہوں۔ میرے پاس جو بھی ناشتہ یا پانی تھا ختم ہو چکا ہے۔ میں بھوکی ہوں، تھکی ہوئی ہوں اور سو جانا چاہتی ہوں۔ سورج ہے کہ میں سر پر چمک رہا ہے۔ ریڈیو بتا رہا ہے کہ آج کا دن اس موسم گرما کا سب سے زیادہ گرم دن ہے کیونکہ حرارت ۳۸ ڈگری سنٹی گریڈ سے اوپر پہنچ چکی ہے۔ گیس بچانے کے لئے لوگ اب صرف اپنے ایئر کنڈیشنر ہی نہیں بند کر رہے تھے بلکہ اپنی کاروں کو نیوٹرل گنیر میں ڈال کر انھیں اونچ بانچ آگے ڈھکیلے رہے تھے۔ کچھ کاروں میں گیسولین ختم ہو چکی تھی یا پھر کچھ میکا کی خرابی واقع ہو چکی تھی۔ شاہراہ کے بالکل بائیں جانب والی لین پر چلتے ہوئے میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو میری نظر پانی کے ایک جگ پر پڑی جو پیشاب سے آدھا بھرا ہوا تھا۔

کہیں رُک کر دم لینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قطاروں سے نکلنے پر پابندی ہے تاکہ ٹریفک کا اڈا ہام اور نہ بڑھ جائے۔ شاہراہ میں داخل ہونا یا اس سے نکلنا مشکل ہے خاص طور پر اس لئے کہ ذیلی سڑکوں پر بھی بپھر سے بپھر تک جام لگا ہوا ہے۔

تاہم ایک یا دو گھنٹوں کے بعد، مجھے ایک کھلی ہوئی نکاسی نظر آرہی ہے۔ میں اچھل اچھل کر کسی اسٹور یا ہوٹل کو دیکھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ اتفاق سے ایک نظر آ جاتا ہے۔ میرے لئے، تپتے صحرا میں یہ کسی نخلستان سے کم نہیں ہے۔ پھر بھی اس تک پہنچنے کے لئے مجھے ٹریفک کی اس تکلیف دہ سست رفتاری کو جھیلنا ہے تبھی میں پارکنگ میں داخل ہو سکتی ہوں۔

میں وقفے وقفے سے اپنے ایئر کنڈیشنر کو کھولتی ہوں تاکہ وقتی راحت ہی نصیب ہو سکے۔ ایک بار میں نے اگلی کار کی کچھلی کھڑکی کے پاس پانی کی بوتلوں کا ایک کیس رکھا ہوا دیکھا۔ میری نظریں گویا پانی کی بوتلوں پر جم کر رہ گئیں۔ دفعتا کاروں کی لمبی قطاروں کے درمیان سے ایک شخص ہاتھوں میں پانی کی بوتلیں لئے ہوئے رونما ہوا اور ہر ایک کو پانی کی بوتل تقسیم کرنے لگا۔ میں نہیں